السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لدھڑ سے محمد افضل خریداری نمبر 5526 لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے اور اس کے کیا الفاظ ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی آسمانوں اور زمین دونوں جگہ لائق صد احترام ہے۔ آسمان میں اللہ اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔ اور زمین میں تمام اہل ایمان سے مطالبہ ہے کہ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود وسلام بھیجتے رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان صلوۃ اور بکثرت سلام بھیجو۔''(33/الاحزاب: 56)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی صلوۃ سے مراد فرشتوں کی محفل میں آپ کا ذکر خیر ہے اور فرشتوں کی صلوۃ سے مراد آپ کے لئے دعائے برکت ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب التفسیر)

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم نے آپ پر سلام پڑھنا تو سیکھ لیا ہے درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے متعدد درود پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ درود ابراہیمی جسے ہم تشہد میں پڑھتے ہیں وہ آسان اور متداول ہے، جیسا کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا کہ میں ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا: آپ ہمیں وہ ضرور تحفہ دیں، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام پڑھنا تو سکھا دیا ہے، البتہ صلوۃ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی کی تلقین فرمائی۔ (صحیح بخاری: احادیث الانبیاء 3370)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سلام پڑھنے کی تعلیم سے مراد تشہد کی تعلیم ہے کیوں کہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ''السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔''(فتح الباری: ج 8 ص 677)

ان احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں اور جہاں چاہیں درود پڑھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس درود کی وصولی اور مقام مقصود تک پہنچانے کے لئے تعینات ہیں۔ بہتر ہے کہ درود کے لئے انہی الفاظ کا انتخاب کیا جائے جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہمیں تعلیم دی ہے، اپنی طرف سے کوئی خاص طریقہ یا خاص الفاظ ایجاد نہ کیے جائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:121